إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰۤى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم چہار شنبہ

۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ | ۲۸ احسان ۱۳۲۹ ہش | ۲۸ جون ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۵۱

۱۹۲

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۲۵ جون مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پاؤں میں ابھی درد ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

۲۳ جون کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تبلیغ اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔

لاہور ۲۷ جون۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ پرسوں سے بخار تو نہیں ہوا۔ مگر ضعف بہت زیادہ ہے۔ دل کی کمزوری بھی بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بخیر و عافیت نیروبی پہنچ گئے

لاہور ۲۷ جون تار کے ذریعے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت نیروبی پہنچ گئے ہیں اور آپ نے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب سے مشن کا چارج لے لیا ہے۔ آپکی عدم موجودگی میں قائمقام انچارج کے طور پر خدمات مسلسلہ بجا لا رہے تھے۔ مولوی عنایت اللہ صاحب آپ کی زیر ہدایت ماہ ستمبر میں پاکستان واپس تشریف لا رہے ہیں۔ مکرم شیخ صاحب موصوف پاکستان میں چند ماہ گذارنے کے بعد ۱۸ ماہ حال کو ممباسہ پہنچے تھے جہاں آپ نے وہاں کے عرب اور افریقن باشندوں میں تین لیکچر دیئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہدین کی کوششوں میں برکت ڈالے اور سارے مشرقی افریقہ کو نورِ اسلام سے جلد از جلد منور فرمائے۔ آمین

متروکہ جائدادوں کے متعلق کانفرنس کا آغاز

نئی دہلی ۲۷ جون آج یہاں متروکہ جائدادوں کے معاملوں پر پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان ابتدائی بات چیت شروع ہوئی اس گفت و شنید میں آنریبل خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ پاکستان کی نمائندگی کر رہے ہیں اور ہندوستان کی طرف سے وزیر بحالیات مسٹر اجیت پرشاد جین اور نقل و حمل کے وزیر مسٹر گوپال سوامی آئنگر حصہ لے رہے ہیں۔ ابتدائی بات چیت کے وقت حکومت پاکستان کے سکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بھی موجود تھے۔

امریکہ کے فوجی سامان کی مدد سے جنوبی کوریا پر کمیونسٹ فوجوں کا حملہ روک دیا گیا

ٹوکیو ۲۷ جون امریکہ نے جنوبی کوریا کی حکومت کو جو فوجی سامان اور اسلحہ وغیرہ فوری طور پر مہیا کیا ہے۔ اس کی وجہ سے شمالی کوریا کی کمیونسٹ فوجوں کی یلغار اب قریب قریب رک گئی ہے اس سے قبل حملہ آور جنوب کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ لیکن اب جنوبی کوریا کی فوجیں ان کا زور توڑنے میں کامیاب ہو گئی ہیں تاہم اس وقت دو سو میل لمبے محاذ پر ایسی لڑائی ہو رہی ہے کہ جس میں کبھی ایک کا پلہ بھاری ہو جاتا ہے کبھی دوسرے کا ایک طرف جنوبی فوجیں حملہ آوروں کو دارالحکومت سے تیرہ میل دور تک دھکیلنے چلی گئی ہیں۔ دوسری طرف شمالی کوریا کی فوجیں اپنی طاقت مجتمع کر کے از سر نو دھاوا بولنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ لڑائی کی اصل صورت حال کا سردست اندازہ لگانا مشکل ہے۔ کیونکہ گھنٹے گھنٹے کے بعد حالت بدل رہی ہے۔ البتہ امریکن ٹینک شکن توپوں اور ہوائی جہازوں کی مدد سے حملے کا رخ بدل دیا گیا ہے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سنگمان ریہی کی حکومت تا حال سیئول میں ہے اور امریکی سفیر بھی دارالحکومت میں واپس آ گیا ہے اور یہ کہ جنوبی کوریا کی فوجوں نے ونجنگ بو کے مقام پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے ۔۔۔ جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹرز سے جو اعلان جاری ہوا ہے۔ اس میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ سیئول دشمن کے قبضے میں چلا گیا ہے۔ مزید بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے شکاری ہوائی جہازوں نے جو امریکی باشندوں کو جنوبی کوریا سے ٹوکیو پہنچا رہے تھے۔ شمالی کوریا کے چار جہازوں کو گرا لیا ہے کیونکہ وہ امریکی باشندوں کے انخلا میں خلل انداز ہو رہے تھے۔ اعلان میں لڑائی کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سیئول کے لئے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

سری نگر ۲۷ جون سلامتی کونسل کے نمائندے سر اوون ڈکسن آج لیہہ سے واپس سری نگر پہنچ گئے۔ انہوں نے کشمیر میں ہندوستانی مقبوضہ علاقے کا دورہ مکمل کر لیا اب وہ کراچی اور نئی دہلی جا کر دونوں حکومتوں کے وزراء اعظم سے بات چیت کریں گے۔

کوریا اب ایک ایسی تلوار بن گیا ہے جس کی نوک جاپان کے قلب پر ہے۔ انتہائی نازک صورت حال پر لندن کے سیاسی حلقوں میں تشویش کا اظہار

لندن ۲۷ جون۔ لندن کے ذمہ دار حلقے کل سے کوریا میں جنگ کی رفتار پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ صورت حال کے خطرناک امکانات نے کافی تشویش پیدا کر دی ہے۔ یہاں عام طور پر ایک سیکسن کے سیاسی حلقوں کے اس خیال کی تائید کی جا رہی ہے کہ کوریا میں اشتراکی فوجوں کی یلغار کو بین الاقوامی اعتبار سے زمانہ بعد از جنگ کی انتہائی نازک صورت حال سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اس امر کو بہت معنی خیز تصور کیا جا رہا ہے کہ بین الاقوامی ہنگامہ کے خطرات کے باوجود ملک میں دنیا اثر پیدا کرنے کی سابقہ اشتراکی پالیسی ترک کر کے منظم فوجی اقدام کیا گیا ہے۔ کوریا جسے جاپان نے منچوریا اور چین پر حملہ کے لئے زینہ کے طور پر استعمال کیا تھا۔ اب ایسی تلوار بن گیا ہے۔ جس کی نوک جاپان کے قلب پر ہے۔ جنگ کی صورت میں جنوبی کوریا کے فضائی اڈوں اور بندرگاہوں پر اشتراکی اقتدار مشرق بعید میں اتحادیوں کے لئے سخت خطرناک ثابت ہوگا۔ جنوبی کوریا کے دفاع کو تقویت پہنچانے کے لئے امریکہ فوجی سامان روانہ کر رہا ہے اور ممکن ہے کہ امریکی سامان بھی جو فلپائن کے راستہ میں ہے۔ اسی طرف روانہ کر دیا جائے۔

امریکی فوجی مشن کے ۵۰۰ ارکان اور افسروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سنگمان ریہی کی فوج کے مشیر کی حیثیت سے کام کریں مگر یہ خیال ہے کہ جنوبی کوریا کی پوری طرح مسلح فوج شمالی کوریا کے حملہ کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ لیکن جنگ کے زیادہ شدید ہو جانے کے اندیشہ نے امریکہ کو براہ راست مداخلت کے امکان پر غور کرنے کی طرف مائل کیا ہے ۔۔۔ اگرچہ پوری کوشش کی جائے گی کہ کوریا بین الاقوامی میدان جنگ نہ بن جائے۔ جہاں سے عالمگیر جنگ کے شروع ہو جانے کا اندیشہ ہو لیکن غور کیا جا رہا ہے کہ اگر براہ راست مداخلت ناگزیر ہوئی تو امریکہ کے پاس مشرق بعید کے سمندر میں ایک طیارہ بردار جہاز۔ دو کروزر اور چھ تباہ کن جہاز ہیں۔ پانچ لڑاکے دستے گوام میں اور کچھ جاپان میں ہیں۔ نیز جنرل میک آرتھر کے ماتحت ۱۲۰۰۰۰ فوجیں بھی موجود ہیں۔

جمعیت اقوام کی قسمت کا فیصلہ کوریا کی جنگ کے ساتھ وابستہ ہے (جنرل رومیولو)

سان فرانسسکو ۲۷ جون۔ جمعیت اقوام کی جنرل اسمبلی کے صدر جنرل رومیولو نے یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ کوریا کی صورت حال کے متعلق جمعیت اقوام متحدہ روس کی عدم موجودگی میں وقت ضرور محسوس کر رہی ہے لیکن امید ہے کہ وہ جنگ بند کرانے میں کامیاب ہو جائے گی اگر جمعیت اقوام جنگ بند کرانے میں کامیاب ہو گئی تو یہ وہ کوریا میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں امن قائم کرنے میں کامیاب ہو گی لیکن اگر اسے کامیابی نصیب نہ ہوئی تو پھر یہ جنگ صرف کوریا تک ہی محدود نہ رہے گی جنگ بند کرانے میں کامیابی پانا کافی کیا تھا ہی انجمن اقوام متحدہ کی قسمت کا فیصلہ البتہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کوریا کی جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ آج دنیا کو ایک زیادہ مؤثر اور طاقتور جمعیت اقوام کی ضرورت ہے۔

تعلیم کی دس سالہ سکیم

بہاولپور ۲۷ جون حکومت بہاولپور نے ریاست کے لئے ایک دس سالہ تعلیمی سکیم تیار کی ہے جس کے ماتحت ہر تحصیل میں ۳ ہائی سکول ۱۵ مڈل سکول اور ۱۰۰ پرائمری سکول قائم کئے جائیں گے۔ اس سکیم پر ایک حد تک عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ دو مڈل سکولوں کو ہائی ۲۴ لوئر مڈل سکولوں کو مڈل اور ۱۰۵ پرائمری سکولوں کو لوئر مڈل سکولوں میں تبدیل کیا جا چکا ہے علاوہ ازیں سال کے دوران میں ۵۰ اور مڈل سکول کام کرنا شروع کر دیں گے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ــــــــ الفضل ــــــــ لاہور

۲۸ جون ۱۹۵۰ء

ھاتوا برھانکم

ہم روزہ معاصر "کوثر" کے مدیر محترم لکھتے ہیں کہ "واقعہ یہ ہے کہ ہم الفضل کا اداریہ شاذونادر ہی پڑھتے ہیں"۔ (کوثر ۲۸ جون ۱۹۵۰ء)

عرض ہے کہ یہ تو آپ کے موجودہ حسن کلام ہی سے ظاہر ہوتا ہے اگر آپ الفضل کے اداریئے پڑھا کرتے تو "صالحیت" کا اس قدر اظہار بھی آپ سے نہ ہو سکتا۔

چند روز ہوئے معاصر "تسنیم" میں جس کے ایڈیٹر بھی آپ ہی ہیں۔ مودودی صاحب کا ایک مکتوب "ختم نبوت" پر شائع ہوا تھا۔ ہم نے "الفضل" میں اس کا جائزہ لیا ہے۔ آپ بوکھلا گئے ہیں اتنے کہ گویا بوکھلاہٹ آپ پر ختم ہو گئی ہے۔

ہم نے "الفضل" میں کئی بار مودودی صاحب کے "خاص انداز" پر روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے کہ کس طرح آپ پہلے ایک لادینی نظریہ قائم کر لیتے ہیں اور پھر قرآن کریم کی آیات کو سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے اس میں اپنے اپنے معنے بھرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر جب ان آیات کو سیاق و سباق میں رکھ کر دیکھیں تو وہیں آپ کے خود ساختہ نظریہ کی تردید ہوتی ہے قرآن کریم سے اپنے نظریہ کی اس طرح تائید پیدا کرنے کا "انداز خاص" آپ پر ختم ہے۔

اس مکتوب ہی کو لے لیجئے آپ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے سلسلہ انبیاء منقطع ہو چکا ہے۔ آپ اپنی تائید میں قرآن کریم کی آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پیش کرتے ہیں آپ جو کچھ فرماتے ہیں "کوثر" کے مدیر محترم کی زبان سے سنیئے :۔

مولانا اپنے خاص انداز میں یہ لاجواب دلیل لائے ہیں کہ یہاں خاتم النبین کا محل استعمال ہی یہ ہے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم اور بند کیا جا رہا ہے۔ اور چونکہ اب کوئی اور نبی آنے والا نہیں۔ لہذا اب آپ ہی کو اس رسم کا قلع قمع کرنا ہے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ آپ زید کی مطلقہ سے نکاح فرمائیں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس عقیدے کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیں کہ لے پالک حقیقی بیٹے کی حیثیت رکھتا ہے۔ (کوثر)

ہم نے عرض کیا تھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیسیوں کا فرانہ رسوم کا قلع قمع اپنے اسوۂ حسنہ سے فرمایا جن کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ رسم متبنٰی کی کیا خصوصیت ہے کہ یہاں اللہ تعالےٰ نے سلسلۂ نبوت کو منقطع کرنے کی دلیل مخصوص کر دی۔ اور کسی دیگر رسم کے قلع قمع پر یہ دلیل نہ دی۔ اس کا سیدھا طریق تو یہ تھا کہ مودودی صاحب کے یہ نمائندہ اگر خود جواب نہ دے سکتے تھے تو مودودی صاحب سے ہی استصواب کر لیتے۔ اور وہ خصوصیت بیان کرتے۔ مگر اس کی بجائے "قادیانی قادیانی" کا غوغا برپا کر کے "کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی" کا گرد و غبار اڑانے اور "ہمچو ما دیگرے نیست" کی رٹ لگانا ہی کو بڑی صالحیت سمجھ بیٹھے ہیں۔

اگر آپ غرور علم و فضل کی وجہ سے الفضل کا اداریہ نہیں پڑھا کرتے۔ تو کیا اس سے ہمارا مطالبہ پورا ہو جاتا ہے۔ خیر اب تو آپ نے پڑھ پائی لیا تھا۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ وہ خصوصیت دکھاتے۔ جس کی وجہ سے یہاں اللہ تعالےٰ بغیر انقطاع نبوت کی دلیل کے آگے نہیں چل سکتا تھا۔ رسم متبنٰی سے بھی بدتر رسوم کو مٹاتے وقت تو اللہ تعالےٰ نے اس لاجواب دلیل کو مخفی رکھنا ہی مناسب سمجھا۔ آخر اس میں وہ کونسی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالےٰ اس راز نہفتہ کو فاش کرنے سے نہ رہ سکا۔ مولانا محفض

"یہ طرز استدلال اتنا قوی قرآن کے مزاج سے اتنا مطابق اور عربی مبین کے اتنا موافق ہے کہ خاتم النبیین کے معنے متعین ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور کسی تحریف و تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہتی (کوثر)

کے سے بے پیندا اور بے معنے بلند بانگ الفاظ کا رعب ڈالنے سے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا بلکہ

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

اگر آپ اب بھی نہیں سمجھے تو عزیز آباد صاحب ہی جنہوں نے زبردستی آپ کو یہ تلخ گھونٹ پلایا ہے فرماتے کہ وہ آپ کو ان تمام کافرانہ رسومات کی فہرست تیار کر دیتے۔ جن کا قلع قمع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ اس فہرست کو سامنے رکھ کر ایک ایک رسم کو پڑھئے اور رسم متبنٰی سے اس کا مقابلہ کیجئے۔ سیاق و سباق پر غور فرمایئے اور پھر بتایئے کہ وہ خصوصیت کیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں انقطاع نبوت کی دلیل بے حد ضروری ہو گئی تھی جب تک آپ وہ خصوصیت ثابت نہ فرمائیں اس وقت تک مودودی صاحب کا استدلال ایسا ہی ہے جیسا کہ :

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (سورۂ احزاب)

یعنی محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہارے آدمیوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

مودودی صاحب کے معنے یہ ہونگے کہ

محمد رسول اللہ تمہارے آدمیوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کا سلسلہ منقطع کر دینے والے ہیں۔

مودودی صاحب کے معنے اس لئے غلط ہیں کہ

(۱) ان کا طرز استدلال نہائت کمزور اور قرآن کریم کے مزاج کے خلاف ہے۔ . . . . . . کیونکہ قرآن کریم میں کوئی فضول لفظ تو کیا فضول زیر و زبر بھی نہیں آتی۔ رسم متبنٰی کا قلع قمع شریعت کا ایک مسئلہ ہے . . . . . . شریعت کا اکمال الیوم اکملت لکم دینکم سے ثابت ہے یعنی قیامت تک کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آ سکتا۔ غیر تشریعی یا صرف بشیر و نذیر نبی کے انقطاع کا اس غرض کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی غیر تشریعی نبی جیسا کہ ہارون علیہ السلام تھے کے آنے کا امکان ہو بھی تو اکمال شریعت پر اس کا کچھ اثر نہیں پڑتا۔ اس صورت میں بھی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو اپنے عمل سے رسم متبنٰی کا قلع قمع کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ آپؐ شریعت کا اکمال و اختتام ہو چکا ہے لیکن آپ کے بعد غیر تشریعی بشیر و نذیر نبی کے آنے سے یہ بات کس طرح مانع ہے۔ اس لئے مودودی صاحب کا استدلال نہائت کمزور ہے۔ اور قرآن کریم کے مزاج کے خلاف ہے۔ اور اللہ تعالےٰ پر فضول کلامی کا اتہام ہے

(۲) خاتم النبیین کے معنے سلسلہ انبیاء کو منقطع کرنے والا کرنا عربی مبین کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ایک ہی ایسی مثال پیش کیجئے کہ کسی اسم جمع کا مضاف خاتم ہو [illegible] کے معنے اس نوع کو منقطع کرنے والے کے ہونگے۔ یقیناً آپ قیامت تک نہیں پیش کر سکیں گے۔

اگر آپ کے پاس کوئی ان باتوں کا جواب ہے تو ہمارے اضافہ علم کے لئے تحریر فرمایئے۔ باقی مولانا ہم آپ کے حسن کلام کو تو نہیں پہنچ سکتے یہ تو آپ کی صالحیت کا ہی خاص مقام ہے

درخواست ہائے دُعا

(۱) ہمارے سنگاپور کے مبلغین اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں آجکل مخالفت زوروں پر ہے۔ احباب رمضان المبارک میں خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس مخالفت کے بد اثرات سے ہماری جماعت اور مبلغین کو محفوظ رکھے۔ نیز مولوی محمد سعید صاحب انصاری کے لئے بھی دعا فرمائیں نائب وکیل التبشیر تحریک جدید (۲) عزیز عبد اللطیف صاحب نے ایل۔ ایل۔ بی کا اور عبد الوہاب صاحب نے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ درویشان قادیان صحابہ کرام اور بزرگان جماعت ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل دین سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور (۳) خاکسار کی اہلیہ متواتر تین چار ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ بیماری نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان اسے ماہ رمضان کے دنوں میں عاجزانہ درخواست دعا ہے عبد الوہاب عیرت انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ حلقہ لائل پور (۴) خاکسار کی مشکلات سے نجات اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خلیفہ صلاح الدین (۵) خاکسار کی اہلیہ کمی خون کی وجہ سے بیمار ہے۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر احمد فائنل ایر میڈیکل کالج لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خریدا کو پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

خدّام اور ذکر الٰہی

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو (المصلح الموعود)

از مکرم غلام باری صاحب سیف مولوی فاضل

دوسرا رکن جس کا ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام کو فرمایا تھا وہ ذکر الٰہی ہے۔ طبعی تقاضا ہے کہ جب آپ کو کسی سے محبت ہو گئی ہے۔ تو بار بار اس کا نام زبان پر آنا چاہیئے۔ حضور نے پہلے عبادت کا ارشاد فرمایا۔ جب عبودیت کے مقام پر کھڑے ہو گئے۔ نماز کما حقہ اپنی جملہ شرائط کے ساتھ ادا کرنا شروع کر دی۔ تو اب خدا کی محبت اور اس کی یاد ہمارے ہر رگ و ریشہ میں سرایت کر جانی چاہیئے۔ اور یہ ذکرِ الٰہی اس حد تک ہونا چاہیئے کہ پھر دست در کار و دل بیار والا معاملہ ہو جائے۔ ہم کسی حالت میں ہوں ذکر الٰہی ہو رہا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات مبارکہ پر اگر آپ غور فرمائیں۔ تو آپ کو دن بھر میں یہی پروگرام نظر آئے گا۔ بستر پر آپ کی آنکھ کھلی بستر پر ہی آپ نے یہ دعا فرمائی۔

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اور بسم اللہ الذی لا یغنو

بستر سے آپ اٹھے آسمان کی طرف نگاہ ڈالی تاروں بھرے آسمان اور خاموش فضا کو دیکھا تو ان فی خلق السموات والاختلاف اللیل والنھار الخ والا رکوع تلاوت فرمایا وضو کے لئے اٹھے بسم اللہ پڑھی وضو فرمایا تو خدا تعالےٰ سے پھر دعا مانگی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین

اب خدائے واحد کے سامنے کھڑے ہوئے تو اس کی کیفیت حضرت عائشہؓ یوں بیان فرماتی ہیں فلا تسئل عن حسنھن وطولھن کہ خدائے واحد سے کیا کیا کہا اور کتنی دیر تک کھڑے رہے۔ سائل یہ پوچھ خدا سے کیا کیا مناجات فرمائیں۔ ایک ہی رکعت میں سورہ بقرہ بھی ختم آل عمران بھی ختم نساء بھی پڑھ ڈالی۔ خدائے احدیت کی بارگاہ میں کھڑے کھڑے پاؤں بھی سوج گئے۔ اور جبین مبارک زمین پر رکھ رہے تو یوں آواز آتی تھی جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو۔ اپنے اہل و عیال کو بھی جگایا کہ خدا پچھلے آسمان پر اتر آیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کوئی مجھ سے مانگے۔ اٹھو یہاں لباس ملا ہوا ہے تو پتہ نہیں آخرت میں ننگا ہی ہونا پڑے طلوع فجر ہوئی۔ مؤذن نے خدا کی توحید کا اعلان کیا رات کا طلسم ٹوٹا آپ نے صبح کی سنتیں ادا فرمائیں اور خانۂ خدا کی طرف چل پڑے۔ جا کر خدا کے پاک بندوں کے ساتھ خدا کی تحمید و تقدیس کی۔ نماز کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہو گئے اور بعض روایات کی بناء پر سورج کے طلوع ہونے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ گھر تشریف لائے۔ گھر کے کام کاج میں حصہ لیا۔ دینی امور کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ پھر ضحیٰ کے نوافل شروع فرما دیئے۔ اب دن بھر میں جو بھی کام شروع فرمایا خدا کے نام کے ساتھ۔ کھانا شروع فرمایا تو اس کے نام کے ساتھ کھانا ختم فرمایا تو دعا فرمائی۔ پانی پیا تو علیحدہ دعا فرمائی۔ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے۔ تو پلیدی سے پناہ مانگی۔ اور جب فارغ ہو چکے۔ تو خدا سے مغفرت طلب فرمائی۔ کسی مجلس میں تشریف لے گئے تو دعا فرمائی۔ اٹھے تو دعا اور استغفار فرمائی۔ سفر پر گئے تو خدا کو سونپ کر اللھم انی اعوذبک من وعشاء السفر الخ سواری پر جلوہ افروز ہوئے تو رکاب میں پاؤں رکھتے ہی خدا کا شکر ادا کرنا شروع کیا الحمد للہ الذی سخر لنا ھذہ الخ کسی بستی میں داخل ہوئے تو پہلے دعا فرمائی۔ سفر سے واپس تشریف لائے تو اپنے لئے اور اہل و عیال کے لئے خیر طلب فرماتے ہوئے کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ تعالےٰ کی بڑائی کا اعلان فرماتے ہوئے اگر کسی بلندی سے اترے خدا کی تسبیح بیان فرماتے ہوئے کپڑا پہننے لگے تو دعا مانگی۔ مسجد میں داخل ہونے لگے تو رحمت طلب فرمائی۔ مسجد سے نکلے تو فضل خداوندی مانگا۔ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے ہوئے آیت رحمۃ آئی۔ تو رحمت کے لئے دامن پھیلا دیا۔ اگر آیت عذاب آئی تو عذاب الٰہی سے پناہ مانگی۔ اور جب سارا دن یاد الٰہی میں بسر فرمایا اور رات کو بستر پر لیٹے پھر دعائیں کرنا شروع کیں۔ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت فرمائیں آیت الکرسی پڑھی معوذتین کو پڑھ کر ہاتھ پر پھونکا اور جسم پر پھیر لیا۔ اور مختلف دعائیں پڑھ کر اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیا۔ پھر رات بھی آئی سکون کے لئے لیکن جب آنکھ کھلی ذکر الٰہی میں مشغول ہو گئے

تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا و طمعا الخ

ابھی دنیا محو خواب ہے خدا کا برگزیدہ بندہ دن بھر کا تھکا ماندہ پھر خدائے برگزیدہ کے سامنے کھڑا ہے اور گڑگڑا رہا ہے۔ کبھی گھر میں اور کبھی باہر جنگل میں نکل جاتا ہے۔ اور سجدہ میں پڑ کر کہتا ہے۔ سجد لک روحی وجنانی اے اللہ میرا دل اور میری روح تیرے حضور سجدہ ریز ہے۔ اور کبھی دعا کرتا ہے اے اللہ میرے آگے میرے پیچھے میرے دائیں میرے بائیں۔ میرے گوشت میں میرے پوست میں میرے اعصاب میں اپنا نور بھر دے۔ اللھم اجعل امامی نوراً وخلفی نوراً الخ

ایک شاعر آپ کی تعریف میں کہتا ہے

یقوم ویدعوا ربہ ثم یتضرع
اذا ثقلت بالمشرکین المضاجع

میرا محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کھڑا ہوتا ہے۔ خدا سے دعا مانگتا ہے۔ اس کے سامنے اس وقت عجز و نیاز کرتا ہے۔ جب مشرکین کے بستر ان سے بوجھل ہو رہے ہوتے ہیں۔

احباب کرام! یہ اوسط سا نقشہ تھا اس وجود کا جو ذکر الٰہی کرتا تھا۔ جو معلم امت تھا بیٹی آتی ہے نوکر کا مطالبہ کرتی ہے۔ کہتی ہے ابا جان گھر میں جھاڑو دے کر کپڑے گندے ہو جاتے چکی پیس پیس کر ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ پانی اٹھا اٹھا کر مشکیزہ سے بدن پر نشان پڑ گئے ہیں۔ کوئی بدر کا قیدی مجھے بھی عطا فرمایئے ارشاد ہوا جان پدر اس سے اچھی چیز بتاتا ہوں سوتے وقت دس دفعہ تکبیر دس دفعہ تسبیح اور دس دفعہ تحمید کہا کرو۔ غرباء قوم آتے ہیں کہتے ہیں یا رسول اللہ امراء درجے لے گئے ان کے پاس مال ہے وہ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ہم کیا کریں۔ فرمایا نماز کے بعد ۳۴ دفعہ اللہ اکبر ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ کہہ لیا کرو۔

محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ محبوب کا نام ہر وقت ہر لمحہ نوک بر زبان رہے۔ کسی پہلو اس کے نام کے بغیر چین نہ آئے۔ کیا خوب فرماتے ہیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام:

اک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

نوافل کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان نفل پڑھتے پڑھتے اس منزل پر پہنچ جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس کے ہاتھ بن جاتا ہے۔ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ خداوند تعالےٰ اس کا پاؤں بن جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے وھلم جرًّا۔ اور بات یہی درست ہے کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اب بھی ہم پر جو حملے ہو رہے ہیں۔ ہمارے خدا کا قہری ہاتھ اس کے لئے جنبش میں آئے۔ تو ہمیں چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ کر دعائیں کریں۔ خدا کے عرش کو تھام کر فریاد کریں کہ حدیث میں آتا ہے۔

اتق دعوۃ المظلوم فانھا
لیس بینہ و بین اللہ
حجاب

کہ مظلوم کی پکار سے بچ جا کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

پس اگر ہم دنیا میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو خدا کے عباد بنیں نماز کو پڑھیں۔ اس طرح جس طرح حضور نے ارشاد فرمایا ہے دعائیں کریں جس طرح کشتی نوح میں حضرت مسیح پاک نے فرمایا ہے۔ ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں ہماری کامیابی کا انحصار ہماری دولت ہمارا جتھہ نہیں ہے۔ ہماری کامیابی کا انحصار ہمارا خدا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کو اپنا لیں۔ ہماری کامیابی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہم خدا کے ہو جائیں تاکہ جب ہم پر حملہ ہو خدا کہے کہ یہ مجھ پر حملہ ہوا ہے۔ کیا مسیح پاک نے نہیں فرمایا تھا۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمر

حدیث شریف میں آیا ہے۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم عملاً انجیٰ لہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ

(طبرانی)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے سب کاموں سے زیادہ اس کو عذاب الٰہی سے نجات دلانے والا عمل ذکر الٰہی ہے۔

بھائیو! ہم سے تو دوپہر کی گرمی کی برداشت نہیں ہوتی تو اس جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کا کیا کریں گے۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ ہم ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں۔ ہمارے ملک کی عام عادت ہے کہ گپیں ہانکنے میں ہم گھنٹوں گزار دیں گے۔ لیکن اس بارہ میں بھی ایک واضح حدیث ہے۔ جو ہمارے لئے طریق کار تجویز کرتی ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قعد قوم مقعداً لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا علیھم حسرۃ یوم القیامۃ۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر کوئی قوم بیٹھی ہو۔ اور اس نے اللہ کا ذکر اس میں نہیں کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود نہیں بھیجا۔ تو قیامت کے دن اس کے لئے حسرت ہوگی۔

اب ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس حدیث کے بعد محاسبہ کریں۔ کہ ہماری مجلسیں ذکر الٰہی کے لئے ہوتی ہیں۔ یا گپوں کے لئے۔ الغرض ہم نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ ہم اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلیں۔ جن لائنوں پر چل کر صحابہؓ کرام کو کامیابی ہوئی۔ جو لائنیں خدا اور اس کے رسول نے ہمارے لئے تجویز کی ہیں۔ وہی ہمیں اختیار کرنی چاہئیں۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ حضور کے ارشادات کے ماتحت ذکر الٰہی کی عادت پیدا کریں۔ حضور نے خصوصیت سے مجلس علم و عرفان میں دو ذکروں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ بلکہ ایک دفعہ حضور نے مجلس علم و عرفان میں کھڑے کر کے پوچھا تھا۔ کون کون ان پر عمل کرتے ہیں۔ ایک نماز کے بعد بیٹھ کر تسبیح و تحمید کی طرف۔ (دوسرے) سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اور درود شریف کثرت سے ورد کرنے کی طرف۔ خدام کو چاہیئے۔ اب اگر حضور محاسبہ فرمائیں۔ تو پھر اس حساب میں سو فی صدی کامیابی حاصل کریں۔

ہمارے استاد حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنہیں علم حدیث میں جماعت میں ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ جب آپ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر ہوتے تھے۔ تو آپ اس امر کی کڑی نگرانی فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر طالب علم نماز کے بعد بیٹھ کر تسبیح و تحمید کرے۔

تسبیح کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے۔

کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

کہ دو کلمے خدا کو بڑے پیارے ہیں۔ اور وہ زبان پر بڑے ہلکے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن (جب اعمال وزن کئے جائیں گے) ترازو میں ان کا بڑا وزن ہے۔ ایک سبحان اللہ وبحمدہٖ اور دوسرا سبحان اللہ العظیم۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تب ایسا ہوا۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے:۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد۔ (تذکرہ صـ۳۱)

درود شریف کی فضیلت کے بارہ میں قرآن مجید اور احادیث میں بھی ذکر ہے۔ ذیل میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا حوالہ درج کرتا ہوں:۔

"اس مقام پر مجھ کو یاد آیا۔ کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا۔ کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا۔ کہ فرشتے آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا۔ کہ یہ وہی برکات ہیں۔ جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم" (تذکرہ صـ۴۶)

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ عادت ذکر پیدا کریں۔ کامل نمونہ تو آنحضرت صلعم کی ذات مبارک ہی ہے۔ کہ ہر وقت آپ کی زبان ذکر الٰہی سے تر رہے۔ لیکن کم از کم یہ تو ہو۔ نوافل ادا کئے جائیں۔ نماز کے بعد تسبیح کی جائے۔ یعنی ۳۴ دفعہ اللہ اکبر۔ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ۔ عام حالات میں سبحان اللہ وبحمدہٖ اور سبحان اللہ العظیم مختلف مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو دعائیں مروی ہیں۔ ان کو حفظ کیا جائے۔ اور ان کے مواقع پر ان کو پڑھا جائے۔ سوتے وقت دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر اور دس دفعہ سبحان اللہ اور دوسری دعائیں پڑھی جائیں۔ بہرحال ہمیں آغاز تو ضرور کرنا چاہیئے۔ اور پھر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خدا نے جسے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ اس کی نقل خدا کے حضور پیش کریں۔ آخر قابل قبول نقل مطابق اصل ہی ہوتی ہے۔

اب رمضان شریف کا مہینہ ہے۔ ان ایام میں ذکر الٰہی کی عادت پیدا کر لیں۔ بعض دفعہ انسان کسی تالیف کے کام میں مشغول ہوتا ہے۔ یا سفر کر رہا ہوتا ہے۔ گاڑی یا موٹر میں بیٹھا ہوتا ہے۔ تو بیٹھا ہی ذکر الٰہی کرتا رہے۔ بعض دفعہ احساس پیدا کر کے کام کرتے وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ دفتر جاتے وقت دکان پر جاتے وقت۔ سکول جاتے وقت زبان سے ذکر الٰہی کرتے چلے جائیں۔

آخر اس میں کیا دقت ہے۔ ذکر الٰہی ضرور حجروں میں ہی بیٹھ کر تو نہیں ہوتا۔ اور ذکر الٰہی سے آپ کو یہ فائدہ ہوگا۔ تو آپ کا تعلق خدا سے پیدا ہوگا۔ آپ کے ایک ۴

۴ ایک فعل سے یہ مترشح ہوگا۔ کہ اس شخص کا خدا سے تعلق ہے۔ آپ کو ہر وقت خدا سامنے نظر آئیگا۔ جس کی وجہ سے آپ کے جملہ افعال میں سداد پیدا ہوگا۔ کجروی دور ہوگی۔ اور آپ عبادت نماز ذکر الٰہی کے پابند ہونے کی وجہ سے ان برکات کے حامل ہوں گے۔ جن برکات کے حامل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بی-سی-جی کے ٹیکے

(از مکرم ڈاکٹر عبد السمیع غنی صاحب ایم-بی-بی-ایس واقف زندگی ربوہ)

تپ دق ایک نہایت ہی مہلک و متعدی بیماری ہے۔ اس کی وجہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے۔ جو مریض کی بلغم۔ پاخانہ و دوسری مختلف چیزوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اگر یہ بلغم یا پاخانہ وغیرہ سڑکوں یا گلیوں وغیرہ میں پھینکا جائے۔ تو یہ کیڑے مٹی اور ہوا وغیرہ میں مل جاتے ہیں۔ اور پھر سانس کے ذریعہ تندرست لوگوں کے اندر چلے جاتے ہیں۔ یہ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ دس سال سے کم عمر کے بچوں میں سے ۱۵ فی صدی بچوں کے اندر اس بیماری کے کیڑے جا چکے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے بیس سال کی عمر کے لوگوں میں سے ۳۰ فی صدی سے لیکر ساٹھ فی صدی تک اور تیس سال کی عمر سے زائد لوگوں کے اندر تقریباً ۹۹ فی صدی یہ کیڑے جا چکے ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کے اندر یہ کیڑے چلے جائیں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس بیماری سے بیمار بھی ہو جائیں۔ کچھ لوگ واقعی بیمار ہو جاتے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگوں میں اس بیماری کے جراثیم کے ساتھ لڑنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس طاقت سے وہ کئی سال تک اس بیماری سے بچے رہتے ہیں۔ تپ دق سے بچنے کے دو ہی طریقے ہیں۔

(۱) پہلا طریقہ تو یہ ہے۔ کہ تپ دق کے جراثیم کو جسم کے اندر ہی نہ جانے دیا جائے۔ لیکن یہ تقریباً تقریباً ناممکن ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ تپ دق کے جراثیم کے ساتھ لڑنے کے لئے جسم کے اندر ایک طاقت پیدا کر دی جاوے۔ جو ان جراثیم کو ضائع کر دے اور انسان اس بیماری سے محفوظ رہے۔ اس پر تمام دنیا کی حکومتیں عمل کر رہی ہیں۔ اور یہی طریقہ اب پاکستان و ہندوستان میں مراکز قائم کر کے شروع کیا گیا ہے۔ مختلف جگہوں پر بی-سی-جی کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ یہ ٹیکے جسم کے اندر تپدق کے جراثیم کے ساتھ لڑنے کی قوت پیدا کر دیتے ہیں۔ جن سے تپدق کے جراثیم تقریباً چھ سال تک کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ نیز ان جگہوں کے رہنے والوں یا دوسرے شہروں کے رہنے والوں کو ان ٹیکوں کی بابت ٹریننگ بھی دی جاتی ہے۔ تاکہ پھر وہ اپنے طور پر یہ کام کر سکیں اور اس طرح سے لوگوں کو اس موذی مرض کا شکار ہونے سے بچا سکیں۔ ان ٹیکوں کے لئے مریضوں کو نہیں بلکہ تندرست آدمیوں کو چنا جاتا ہے۔

بی-سی-جی کا مطلب بیسلائی کالمٹ گورن ہے۔ یہ تپدق کے پالتو جراثیم ہیں۔ اور متواتر ۱۸ سال کی محنت کے بعد پیدا کئے گئے ہیں۔ اور بالکل بے ضرر ہیں۔

اس کا ٹیکہ بائیں کندھے میں کیا جاتا ہے۔ اور ٹیکہ لگوانے کے بعد نہ صرف یہ کہ بخار وغیرہ نہیں ہوتا۔ بلکہ لوگ اپنا روزانہ کا تمام کام بخیر و خوبی خود ہی کر لیتے ہیں۔ یہ ٹیکہ کروا لینے کے بعد تقریباً ۶ سال تک انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اس کو یہ بیماری نہیں ہوتی۔

ہر جگہ کے رہنے والے لوگوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے کنبہ کے تمام افراد کو ٹیوبرکلین ٹسٹ کروائیں۔ اور پھر اگر ڈاکٹر مشورہ دے۔ تو ٹیکہ بھی کروائیں۔ آج کل یہ مرض کافی زوروں پر ہے۔ اور روزانہ ہی کئی مریض مختلف ہسپتالوں میں علاج کے لئے آتے ہیں۔ لیکن احتیاط علاج سے بہتر ہے۔ اس لئے میں احباب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ضرور ٹیکے کروائیں۔ تاکہ وہ اس موذی مرض کا شکار ہونے سے بچ سکیں۔

درخواست دعاء

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم-اے سابق مبلغ امریکہ تحریر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میری صحت نسبتاً بہتر ہے۔ اور تدریجی طور پر ترقی کر رہی ہے۔ گو درمیان میں بعض عوارضات کی وجہ سے تکلیف ہو جاتی ہے۔ مصنوعی ٹانگ بھی بنوائی گئی ہے۔ مگر بعض موانع کی بناء پر اس سے پوری مشق نہیں ہو سکی۔ تاہم کسی حد تک چل لیتا ہوں۔ لمبی بیماری کی وجہ سے چونکہ تکلیف کا سلسلہ بھی لمبا ہو گیا ہے۔ اس لئے صحابہ کرام درویشان قادیان اور مخلصین سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ رمضان کے مبارک ایام میں بالالتزام اور خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد کامل صحت دے۔ تمام گناہوں کو معاف کرے۔ جملہ شکایات کو ۴

۴ دور فرمائے۔ میرے اہل و عیال کا آپ حافظ و ناصر ہو۔ اور جلد سے جلد خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کے لئے میری روح بے قرار ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود ؑ)

١٩٦

احمدی مجاہدین کے ذریعے مشرقی افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی

مشرک اور عیسائی حبشیوں کا اسلام کی طرف رجحان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی قبولیت احمدی مبلغین کی قابل قدر مساعی

(از مکرم نسیم سیفی صاحب نائب وکیل التبشیر)

گذشتہ ایام میں مشرقی افریقہ میں کام کرنیوالے مبلغین کی طرف سے جو رپورٹیں دفتر میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ناظرین الفضل کی خدمت پیش کیا جاتا ہے۔

چوہدری عنایت اللہ صاحب جو شیخ مبارک احمد صاحب کی مشرقی افریقہ سے عدم موجودگی کے دوران میں قائمقام رئیس التبلیغ ہیں اپنی رپورٹوں میں لکھتے ہیں کہ کافی سے زیادہ وقت دفتری کاموں کی سرانجام دہی میں صرف ہوتا رہا۔ درحقیقت کسی ملک کے مبلغ انچارج کو دفتر میں کام اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ اس کی موجودگی میں دیگر کاموں کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اس کے باوجود چوہدری صاحب موصوف مختلف مقامات پر جاکر تبلیغ کرتے رہے طالبان حق کے سوالات کے جواب دیئے۔ ازیقن مارکیٹ میں ایک روز تبلیغی لیکچر کے بعد "امکان نبوت فی الاسلام" وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق بہت سے سوالات کے جواب دیئے

سواحیلی (مقامی زبان) میں ایک ٹریکٹ "کیا مسیح خدا تھا" اور ایک ٹریکٹ انگریزی زبان میں "گاندھی جی کی نظر میں اسلام" مختلف مقامات پر تقسیم کیا۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے مشرقی افریقہ میں بہت سے ہندو تاجر مقیم ہیں ان کو تبلیغ کرنے کے لئے اور ان سے تعلقات خوشگوار کرنے کے لئے "گاندھی جی کی نظر میں اسلام" نہایت مفید ٹریکٹ ہے۔

اس کے علاوہ پندرہ روزہ "اخبار احمدیہ" جو سائیکلوسٹائل پر تیار کیا جاتا ہے ابھی چوہدری صاحب موصوف کی ادارت میں شائع ہوتا ہے مالی اور تبلیغی کمیٹیوں کی سالانہ کانفرنس کے سلسلہ میں کافی سے زیادہ مصروفیت رہی لجنہ اماء اللہ کے قیام کی کوشش کی گئی۔ بعض دوستوں کو دیگر کتب اور رسائل دینے کے علاوہ لندن سے چھپنے والے اخبار "دی ٹائمز" کے بھی چند ایک پرچے تقسیم کئے گئے۔ مشرقی افریقہ میں احمدیت کی مختصر تاریخ اور سالانہ رپورٹ لندن مشن کو روانہ کی گئی۔

حکیم محمد ابراہیم صاحب خلیل جو ٹانگا میں مقیم ہیں، ازیقن جیل میں جاکر وہاں قیدیوں اور عملہ کو تبلیغ کرتے رہے۔ مختلف مقامات پر تبلیغی لٹریچر تقسیم بھی کیا اور زبانی بھی احمدیت کی تعلیم اور احمدیہ جماعت کے اغراض مقاصد سے آگاہ کیا۔ گاندھی جی کے یوم وفات پر خاص طور پر ٹریکٹوں کی مفت تقسیم کا کام کیا۔ ایک مسجد کے امام صاحب کو البشریٰ مؤفلسطین سے چھپنے والا احمدی جماعت کا رسالہ مطالعہ کے لئے دیا۔ زنجبار سے آئے ہوئے ایک صاحب کو تبلیغ کی اور لٹریچر بھی دیا۔ مسٹر جارج سپرنٹنڈنٹ ازیقن سکولز کو لائف آف محمد مطالعہ کے لئے دی۔ ایک ازیقن کے خط کے جواب میں دیگر کتب کے علاوہ کشتی نوح بھی ارسال کی۔

گورنر صاحب بہادر کے ٹانگا میں ورود پر ان کو سنہری حروف میں لکھا ہوا ایڈریس پیش کیا ایڈریس کے ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر اور دوسری طرف حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی تقریر تھی۔ اس ایڈریس کی تقریباً پانچ سو کاپیاں چیدہ چیدہ لوگوں میں تقسیم کی گئیں۔

مشن ہاؤس میں آنے والوں میں داسمبا کے بڑے چیف اور ازیقن مسلم ایسوسی ایشن کے صدر خاص طور پر قابل ذکر ہیں

۶ر مارچ کو ٹانگا مشن نے ایک جلسہ منعقد کرکے پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی کو لوگوں کے سامنے پیش کیا اور وضاحت سے بتایا کہ یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت شان سے پوری ہوئی۔

مولوی عبدالکریم صاحب شرما نے اپنے خطوط میں اطلاع دی ہے کہ ایک کیتھولک مشن کے اطالوی پادری انچارج کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دی۔ اس سلسلہ گفتگو میں عیسائیت کے بعض عقائد بھی زیر بحث آئے۔ ایک مقام ماسامہ ماوا میں ایک انگریز ڈاکٹر سے ملاقات کی اور پیغام احمدیت پہنچایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے گھر ایک اور انگریز جو ٹیچر ٹریننگ سکول کے پرنسپل ہیں بھی بیٹھے تھے ان سے بھی گفتگو ہوئی پرنسپل صاحب نے ملاقات کے لئے اپنے گھر بھی بلایا۔ چنانچہ ان کے گھر جاکر تقریباً اڑھائی گھنٹہ تک ان سے گفتگو کی۔ اس گفتگو کے دوران میں "عورت کا اسلام میں درجہ" کفارہ اور بعض دیگر موضوع زیر بحث آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرنسپل صاحب پر بہت اچھا اثر ہوا۔

برادرم سید ولی اللہ شاہ صاحب نے ملکی فوج کے ایک معلم کو جو دار التبلیغ میں تشریف لائے تھے۔ تبلیغ کی اور مختلف مسائل متنازعہ فیہ پر دیر تک گفتگو کی۔ کسومو (Kisumu) میں سکول کے لئے زمین کی منظوری کے سلسلہ میں افسران متعلقہ سے ملاقاتیں کیں۔ بیرونی مشنوں میں زمینیں ہماری نہایت اہم ضرورت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری مشکلات کو حل کرے۔ اور ہمارے لئے آسانیاں بہم پہنچائے۔

مولوی محمد منور احمد صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک ٹریکٹ لکھا اور اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کیا۔ دو مختلف مشنوں کے سکولوں میں تقاریر کیں۔ جن کے بعد اساتذہ اور طلباء نے مختلف سوالات کئے۔ خدا کے فضل سے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

محکمہ زراعت کے دو کارکن گھر پر تشریف لائے انہیں پیغام احمدیت سے آگاہ کیا گیا۔ ایک احمدی عورت کا جنازہ پڑھا گیا۔ جنازہ کے ہمراہ عیسائی بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ چنانچہ اسلامی طریق تجہیز و تکفین سے وہ بہت زیادہ متأثر ہوئے

مولوی جلال الدین صاحب قمر تبوب جیل میں جاکر قیدیوں کو تبلیغ کرتے رہے۔ زنجبار کے تین معلموں سے بھی ملاقات ہوئی۔ مناسب طریق پر احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ دیگر مقامات کے علاوہ ریلوے اسٹیشن پر بھی اشتہار تقسیم کئے گئے۔

مولوی نور الحق صاحب جو آجکل چھٹی پر پاکستان آئے ہوئے ہیں) بجوٹا کے کیتھولک مشن ہسپتال کے انچارج سے ملے اور تقریباً دو گھنٹے تبلیغ کی۔

ایک مقام ناکی سانجا (Nakisanga) میں ایک احمدیہ مسجد کا افتتاح کیا۔ مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نیڈی میں سکول کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ڈی سی سے ملاقات کر چکے ہیں۔ اور حالات امید افزا ہیں۔ منگاپو کے متعلق لکھتے ہیں کہ بعض نو احمدی حضرات کی شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مخالفین کو راہ راست پر لائے اور احمدی احباب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب کرام سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ بعض ہندوستانی دوستوں سے پردہ کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ پردہ کے سلسلہ میں مولوی صاحب نے بتایا کہ پردہ کسی طرح بھی دنیاوی ترقی میں حائل نہیں ہوتا۔ آپ نے قرون اولیٰ کی بہادر عورتوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ پردہ میں رہ کر بھی عورتیں جنگوں میں حصہ لیتی رہی ہیں اور نہ صرف علوم حاصل کرتی رہی ہیں۔ بلکہ پڑھاتی بھی رہی ہیں

مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل نے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ پادریوں سے تبلیغی گفتگو کی۔ سواحیلی اور سوگنڈی میں شائع شدہ اشتہارات تقسیم کئے۔

ایک اخبار Colonial Times کے ایڈیٹر سے ملاقات کی اور اشاعت کے لئے دو خطوط دیئے۔ جن کی اشاعت کا ایڈیٹر صاحب نے وعدہ کیا۔

ٹانگانیکا کے گورنر صاحب بہادر سے ملاقات کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غرض و غایت اور احمدی مبلغین کی کوششوں کا ذکر کرنے کے بعد بعض کتابیں "اسلام" "مسجد فضل لنڈن" "لائف آف محمد" اور پیغام صلح انگریزی تحفتہً دیں۔ جن کو مطالعہ کرنے کا گورنر صاحب نے وعدہ کیا۔ مکرم امری عبیدی صاحب چھاپہ خانہ میں کام کرتے رہے۔ تبلیغی خطوط لکھے جن میں سے ایک میں تعدد ازدواج کے متعلق مکتوب الیہ کو واقفیت بہم پہنچائی۔ عیسائیت کے عقائد میں سے عام طور پر تصلیب کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملتا رہا۔ امری صاحب ایک سکول کی ایک لڑکی کو قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھاتے ہیں

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۳ر جون ۱۹۵۰ء بوقت ایک بجے دن مجھے پہلا پوتا یعنی برخوردار لطف الرحمن سلمہ کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "حبیبۃ الرحمان" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں

[illegible]

معمولی عذرات کی بناء پر روزہ مت چھوڑو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات

(از مرسلہ عبد الحمید صاحب آصف)

"مناسب ہے۔ کہ ایسا انسان جو دیکھے۔ کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے۔ کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے۔ میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔۔۔۔ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے۔ کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے۔ تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے"

(فتاوی حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۳۸)

بہانہ جو نہ بنیں درد دل پیدا کریں

جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے۔ کہ میں بیمار ہوں۔ اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے اور رمضان آگیا اور اس بات کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکا۔ تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جس طرح ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں۔ ویسے خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلفات کو شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے۔ تو اس کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے خدا جانتا ہے۔ کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ (فتاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

معمولی عذرات کی بناء پر روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے۔ روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے میں بیمار ہو جاؤں گا۔۔۔۔ بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بھوک بہت لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے۔ جو روزہ رکھے گا۔ اسے بھوک ضرور لگے گی روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے۔ اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی غرض یہ ہے تو پھر بھوک کا سوال کیا۔ کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جسکو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو"

(الفضل ۱۱۳ جلد ۱۲)

جہنم کی تکلیف روزہ رکھنے کی تکلیف سے بہت زیادہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔ "جو شخص بلا عذر روزہ نہیں رکھتا۔ وہ خدا کے نزدیک مجرم ہے۔ اسکو توبہ کرنی چاہیئے۔ اور آئندہ اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔۔۔۔ انسان کو اپنے نفس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ اس کا نفس تکلیف سے بچنے کے لئے کوئی عذر تو تلاش نہیں کر رہا۔ کیونکہ جہنم کی تکلیف روزے رکھنے کی تکلیف سے بہت زیادہ ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز جولائی ۱۹۴۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت میں روزے کی عبادت کی کمی ہے۔۔۔۔ اچھے بھلے آدمی روزے نہیں رکھتے۔ اور یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ روزے رکھنے سے پیچش ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں ان کی اپنی نیت نیک نہیں ہوتی۔ اور مروڑوں کا بہانہ کر دیا جاتا ہے۔ اصل میں مروڑ ان کے دل میں اٹھتا ہے۔ اور ایسی کمزوری حائل ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اس عبادت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس کوشش کرو۔ اور اس مہینہ سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ"۔

(الفضل ۱۰ دسمبر ۱۹۲۹ء)

تراویح اور تہجد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ ماہ صیام میں نماز تراویح آٹھ رکعت باجماعت مسجد میں پڑھنی چاہیئے یا پچھلی رات کو اٹھ کر اکیلے گھر میں پڑھنی چاہیئے حضور نے فرمایا۔

"نماز تراویح کوئی جدا نماز نہیں ہے۔ دراصل نماز تہجد کی آٹھ رکعت کو اول وقت میں پڑھنے کا نام تراویح ہے۔ اور یہ دو صورتیں جائز ہیں۔ جو سوال میں بیان کی گئی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں طرح سے پڑھی ہیں۔ لیکن اکثر عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر تھا۔ کہ آپ پچھلی رات کو گھر میں اکیلے نماز پڑھتے تھے (بدر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء)

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں

تراویح کا پڑھنا فرض ہے نہ واجب۔ نہ سنت۔ جو حدیث سنت سے ثابت ہے۔ وہ جس کو قرآن کریم نے بہت ہی مفید اور روحانی ترقیات کا موجب قرار دیا ہے۔ وہ تہجد ہے۔ خواہ رمضان میں ہو یا غیر رمضان میں۔ جو شخص رمضان میں تہجد نہیں پڑھ سکتا۔ اس کی حالت قابل رحم ہے۔ باجماعت تراویح کا رواج لوگوں کی غفلت اور سستی کو دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ بعض لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھتے ہیں۔ کوتاہی کر جاتے ہیں حضرت عمرؓ نے ڈالا ہے۔ جو شخص تہجد اچھی طرح ادا کرتا ہے اس کے لئے تراویح ضروری نہیں۔ ہاں جو شخص تہجد میں سستی کرتا ہے یا جو شخص قرآن کریم سننے کی خواہش رکھتا ہے۔ وہ اگر تراویح میں شامل ہو یا تہجد کے علاوہ تراویح میں بھی شامل ہو۔ تو ایک پسندیدہ بات ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز جولائی ۱۹۲۳ء)

(۳) حضرت میر محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعت اسلامیہ میں رمضان میں کوئی نماز جو اور مہینوں میں نہ ہو۔ مقرر نہیں۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگ نماز عشاء کے معاً بعد یعنی سنتیں پڑھ کر مسجد میں وتر پڑھتے اور قرآن شریف چونکہ ہر شخص کو یاد نہیں ہوتا۔ اس لئے مسجد کے ایک کونہ میں دو چار شخص مل کر کسی زیادہ یاد رکھنے والے شخص کو امام بنا کر اس کے پیچھے وتر پڑھتے۔ کوئی تین کوئی پانچ کوئی سات کوئی نو اور کوئی گیارہ تک رکعات پڑھتے۔ مگر اکثر بالخصوص اکابر صحابہ پچھلی رات کو اکیلے اپنے اپنے گھروں میں وتر پڑھتے۔ یہی حال حضرت عمرؓ کے ابتدائی زمانہ تک رہا کہ ایک دن ماہ رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں گئے۔ تو کیا دیکھا کہ ایک کونہ میں چار پانچ اشخاص ایک امام کے پیچھے وتر پڑھ رہے ہیں۔ دوسرے کونہ میں دس بیس دس ایک امام کو لئے کھڑے ہیں۔ تیسرے کونہ میں چالیس پچاس اشخاص ایک اور قاری کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں۔ غرض ایک ہی مسجد میں آٹھ دس جماعتیں ہو رہی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا کہ خود ترجیح رکھتے ہیں۔ اور بد انتظامی سی ہے۔ اس پر آپ نے سب لوگوں کو ایک امام کے پیچھے کر کے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ سب مل کر ایک امام کے پیچھے پڑھا کرو چنانچہ اس دن سے ایک جماعت ہونے لگی۔ مگر خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں شریک نہ ہوتے۔ بلکہ انہیں جمع کر کے گھر چلے آتے اور آخر وقت پڑھتے آپ نے کہا والتی تنامون عنھا خیرٌ مما تصلون یعنی جو نماز تم اس وقت پڑھ رہے ہو۔ وہ اعلیٰ ہے۔ اور جو نماز تم چھوڑ رہے ہو یعنی پچھلے وقت کی تہجد وہ اس سے بہتر ہے۔ پس یہ ہے حقیقت تراویح۔۔۔۔ تراویح مشتق ہے راحت سے۔ اور چونکہ عام طور پر لوگ چار رکعت کے بعد وقفہ ڈال لیتے ہیں۔ تاکہ نمازی کچھ آرام کر لیں اس لئے اس نماز کو تراویح کہنے لگ گئے ہیں۔

پس ہماری شریعت میں تراویح یعنی رمضان شریف میں پہلے یا پچھلے وقت وتروں کا جماعت سے پڑھنا نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت اور نہ مستحب بلکہ محض نفل ہے۔ اور جو شخص سمجھتا ہے کہ پچھلی رات میں میں سحری کھا لینے کے لئے بھی بمشکل اٹھ سکوں گا۔ تہجد کی نماز کے لئے تو اٹھ ہی نہیں سکتا۔ نیز جو شخص یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر میں جماعت سے نماز نہ پڑھوں گا۔ تو اکیلے میں مجھے توفیق نہ ملے گی۔ تو بہتر ہے وہ پہلے وقت ہی لوگوں کے ساتھ تراویح پڑھے۔ کہ اس طرح تر بھی جو کہ واجب ہیں ادا ہو جائیں گے۔ اور قرآن مجید سننے کا موقع ملے گا۔۔۔۔ لیکن جو شخص پچھلی رات کو جاگ سکتا ہے۔ اور اکیلے میں نماز کی طرف زیادہ راغب ہے۔ تو ایسے شخص کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ پچھلی رات کو گھر میں خشوع اور خضوع سے نماز پڑھے۔ اور قرآن مجید سننے کی کمی خود بذریعہ تلاوت پوری کرے (الفضل ۸ نومبر ۱۹۳۶ء)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے قبل ازیں برابر چودہ سال میں نے فریضہ تبلیغ کو مغربی ممالک اور خصوصاً اٹلی میں سر انجام دیا۔ گذشتہ اگست میں عارضی طور پر واپس مرکز میں آیا تھا۔ جماعت کی مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے اٹلی کے مشن کو بند کر دیا گیا تھا۔ اب میں باوجود نامساعد حالات کے محض اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے دوبارہ اٹلی اپنے اخراجات پر جا رہا ہوں تاکہ فریضہ تبلیغ کو بدستور جاری رکھ سکوں تجارت کر کے آمد پیدا کرنے کی کوشش کرنے کا ارادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ میرے لئے میری بیوی بچوں کیلئے اور وہاں کے احمدیوں کی ترقی کیلئے اور میری دستگیری آمد کے پیدا ہونے کیلئے دعا فرماویں جزاکم اللہ احسن الجزاء خاکسار محمد ابراہیم خلیل ملک

ڈار خاندان کو ایک اور صدمہ

کشمیر کی تازہ ڈاک یہ افسوسناک خبر لائی ہے۔ کہ مولوی عبد الغفار صاحب ایڈیٹر اصلاح کشمیر وحال مقیم رتن باغ لاہور کے بھتیجے خواجہ عبد اللطیف صاحب عین عنفوان شباب میں فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم آسنور کے مشہور ڈار خاندان کے ایک مخلص فرد تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے صحابی حضرت حاجی عمر ڈار صاحب کے پڑپوتے تھے۔

اس سے پہلے اس خاندان کے ایک بزرگ محترم خواجہ عبد الرحمن صاحب ڈار عہد ڈوگرہ گورنمنٹ کی نظربندی میں فوت ہوئے۔ خواجہ صاحب مرحوم کو بھی نظربند کر دیا گیا تھا۔ مسلسل نظربندی کے باعث خواجہ صاحب کی صحت خراب ہوگئی۔ اور وہ فوت ہوگئے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان سب کا جنازہ غائب ادا فرماویں اور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین (خاکسار عبد الواحد)

دنیا کا سب سے بڑا طبیب روحانی

یہ ایک سوال ہے۔ کہ دنیا کا سب سے بڑا طبیب روحانی کون ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ وہی جس کے ہاتھ سے دنیا کے مریض سب سے زیادہ شفایاب ہوئے۔ اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آج دنیا میں مرضیں پھر ابھر پڑی ہیں۔ بیماریاں ظاہر ہوگئی ہیں۔ اے دنیا کے سب سے بڑے طبیب روحانی کے متبع ہونے والو! اٹھو! اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ دنیا کا ہسپتال پھر بیماروں سے پر ہے۔ دنیا کا طبیب ہسپتال کے عملہ کو اپنی امداد کے لئے بلا رہا ہے۔ کہ اے میرے بیمار بھائیوں کے علاج کے لئے آؤ۔ کیا تم پھر بھی لبیک نہیں کہو گے۔ ان بیماروں میں بعض گونگے ہیں۔ بعض اندھے ہیں اور بعض بہرے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ علاج کرانے سے ہی گھبراتے ہیں۔ بعض بات سن کر دوڑ پڑتے ہیں۔ مگر آخر وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اگر تم لوگ جو ہسپتال کے کارکن ہو اپنے بھائیوں کے علاج کی طرف توجہ نہیں کرو گے تو پھر اور کون کرے گا۔ اس لئے اپنے آراموں کو چھوڑ دو۔ اور طبیب اعظم کے اشارہ پر کام کرو۔ لیکن دل میں وہ ہمدردی نوع انسان کی ہمدردی کے جذبات لیکر بیماروں کا علاج کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو تم بہت جلد اس دنیا کو بچا لو گے۔

اعلان نکاح

۱- مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۵۰ء کو بعد نماز مغرب جامعہ مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر میں میری بڑی لڑکی ممتاز جہاں کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر میرے بھانجے عزیزم عبد الحفیظ احمد صاحب پسر ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب کے ساتھ اور دوسری لڑکی نسیم جہاں کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر میرے بھتیجے عزیزی نصیر الدین احمد صاحب پسر لفٹیننٹ چوہدری وہاب الدین صاحب کے ساتھ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب نے پڑھایا اور ۲۹ مئی ۱۹۵۰ء کو بڑی لڑکی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

۲- احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔ لفٹیننٹ چوہدری صلاح الدین آف قادیان۔ چھاؤنی سیالکوٹ

تصحیح

مورخہ ۲۷ جون کے اخبار میں صفحہ ۲ پر درست تصحیح فرمالیں۔ "وی۔ پی کا انتظار کریں" کی بجائے "وی پی کا انتظار کرنیکی بجائے چندہ الفضل بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی۔ پی تاریخ اختتام چندہ سے ایک ہفتہ قبل کیا جاتا ہے۔"

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

اعلان منجانب دار القضاء

شیخ عبد العزیز صاحب ملتانی حصہ دار فریق الف بلوچستان ہینڈ لومز فیکٹری کانسی روڈ کوئٹہ نے حصہ داران فریق ب کے خلاف دار القضاء ربوہ میں فیکٹری مذکور کے حسابات درست نہ ہونے کی بناء پر مالی دعویٰ دائر کیا ہوا ہے۔ محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب یکے از حصہ داران فریق ب۔ جو کچھ عرصہ پہلے کوئٹہ میں رہائش رکھتی تھی۔ لیکن ان کا موجودہ پتہ معلوم نہیں ہو سکا۔ اس لئے موصوفہ کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۲۲ کو دار القضاء ربوہ میں اصالتاً یا وکالتاً تشریف لا کر مقدمہ کی پیروی کریں ورنہ زیر آرڈر ۹ رول ۶ یکطرفہ کارروائی کی جا سکے گی۔

ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان

اشتہار عام

بعدالت جناب میر شیر محمد خان صاحب سیال بی اے ایل ایل بی۔ پی۔ سی۔ ایس سب جج صاحب بہادر درجہ اول لاہور

سید محمد ولد ڈاکٹر سید ظفر الحسن ساکنہ ۲۹ کوئینز روڈ۔ لاہور .... سائل

بنام

۱- سیدہ اقبال ظفر الحسن بیوہ ظفر الحسن ۲- سید محمود ۳- سید علی ۴- سید عقیل پسران نابالغان ظفر الحسن بہمراہی سیدہ اقبال ظفر الحسن ساکنان ۲۹ کوئینز روڈ۔ لاہور .... مسئول علیہم

درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی تعدادی ۵/۷۵ ۵ متروکہ متوفی ڈاکٹر سید ظفر الحسن متوفی

اشتہار:- مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سائل نے درخواست عدالت ہذا میں گذاری ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو منظوری عدالت میں عذر ہو تو بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ۱۹۵۰ء عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر وجہ بیان کرے۔ کہ کیوں درخواست سائل کی منظور نہ کی جائے آج بتاریخ ۲۲ ماہ جون ۱۹۵۰ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت ....

دورانِ جنگ میں حکومت کو ادھار دیئے گئے اسلحہ کی واپسی

جنرل ہیڈ کوارٹر پاکستان سے جاری شدہ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں رہنے والے جن لوگوں نے غیر منقسم ہندوستان کی حکومت کو دورانِ جنگ میں اپنے ذاتی ہتھیار مثلاً پستول۔ ریوالور۔ شاٹ گنیں۔ دوربینیں۔ اور کمپاس وغیرہ بطور عطیہ یا ادھار دیئے تھے۔ اور پھر ان چیزوں کی واپسی یا بدل کے لئے کوارٹر ماسٹر جنرل (انڈیا) کو درخواست دینے کے بعد تقسیم ہند کے وقت کے فسادات کی وجہ سے ان اوزاروں کو آرڈیننس ڈپو سے حاصل نہ کر سکے تھے۔ وہ اب پھر ان چیزوں کی واپسی کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ ایسی تمام درخواستیں جنرل ہیڈ کوارٹر پاکستان۔ جنرل سٹاف برانچ (ڈی۔ ڈبلیو۔ای) راولپنڈی کے نام ارسال کرنی چاہئیں۔ اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل امور کی تفصیل بہم پہنچانی بھی ضروری ہے:۔

(الف) رسمی رسید جو اس افسر یا محکمہ کی طرف سے دی گئی۔ جن کو اسلحہ پیش کیا گیا۔ عموماً کسی آرڈیننس ڈپو کے کمانڈنگ آفیسر آرڈیننس کی رسید قابل قبول ہوگی۔ لیکن اگر ایسی رسید موجود نہ ہو۔ تو ان رسیدوں پر بھی غور کیا جا سکے گا جو کسی اور ذمہ وار افسر نے دی ہوں۔

(ب) ۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء سے پہلے اسلحہ وغیرہ کی واپسی کے لئے آرمی ہیڈ کوارٹر انڈیا کے نام جو درخواستیں بھیجی گئی تھیں۔ ان کے جواب میں اس ہیڈ کوارٹر کی طرف سے کوئی مراسلہ یا رسید جس میں مطالبہ کو درست تسلیم کیا گیا ہو۔

(ج) اسلحہ وغیرہ جو حکومت کو بطور عطیہ یا ادھار دیا گیا ہو۔ اس کی پوری تفصیل یعنی اس کا رجسٹرڈ نمبر۔ میک۔ ٹائپ۔ آرمز اور ایمونیشن کی مقدار وغیرہ۔ جن لوگوں نے جنرل ہیڈ کوارٹر (پاکستان) کو ۲۵ر فروری ۱۹۴۹ء کے بعد درخواستیں بھیجی تھیں۔ انہیں دوبارہ درخواستیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

درخواستیں جنرل ہیڈ کوارٹر (پاکستان) کو ۱۵ر جولائی ۱۹۵۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس تاریخ کے بعد کوئی درخواست قبول نہ کی جائیگی۔

یمن میں گرانی دور کرنے کی سعی

طیبیٔ ۲۷ر جون۔ حکومت یمن ایک درآمد و برآمد کمپنی کے قیام پر اصولی طور پر راضی ہوگئی ہے۔ یہ کمپنی ملک میں اشیاء کی گراں قیمتوں کو کم کرنے کے لئے براہ راست غیر ملکی کمپنیوں سے تعلق رکھے گی۔ توقع ہے کہ حکومت کو اس اسکیم سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ کسی مقدار میں مشکل الحصول کرنسی اسکو مل جائے گی۔ اب تک تمام تجارت عدن کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ (استار)

شام روس کے ساتھ مل جانے کی دھمکی دے رہا ہے

لنڈن ۲۷ر جون۔ شام میں امریکی وزیر مسٹر جیمس کیلے نے شام اور امریکہ کے درمیان تعلقات کے بارے میں کہا۔ کہ امریکہ شام کے لئے اچھے ارادے رکھتا ہے۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ شام ہر قسم کا رویہ اختیار کرنے کے لئے آزاد ہے۔ اور وہ چیزوں کو منفی طریقہ پر دیکھ رہا ہے۔ وہ روس کے ساتھ مل جانے کی دھمکی دے رہا ہے۔ اور امریکہ کو ایک سامراجی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کے لئے مطعون کر رہا ہے۔ مسٹر کیلے نے کہا۔ کہ اس سے دونوں ملکوں کے درمیان اچھے تعلقات پیدا نہیں ہوسکتے۔ (استار)

نئے برطانوی سفری جہاز میں جدّت

لنڈن ۲۷ر جون۔ برطانیہ میں ایک نیا پُر تکلّف سفری جہاز تیار کیا گیا ہے۔ اس جہاز میں جس کا نام "روشن مونارک" یا شہنشاہ بحر ہے۔ ایک جدت کی گئی ہے۔ اس کے کمروں میں جو سونے کے بستر لگے ہیں۔ ان کو تہ کر کے نظروں کے سامنے سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح شب باشی کے کمروں کو دن کے وقت النشیب کے کمروں میں بیٹھنے کے کمروں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس جہاز کا وزن ۱۵ ہزار ٹن ہے۔

ایم وشنسکی کہاں ہیں؟

لنڈن ۲۷ر جون۔ سفارتی حلقوں میں قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔ کہ ایم وشنسکی کہاں ہیں۔ ان قیاس آرائیوں کی وجہ یہ ہے۔ کہ ۱۸ر مئی کے بعد سے جبکہ انہوں نے ایم ٹرگیون سے ملاقات کی تھی۔ وہ برسرِ عام نہیں آسکے ہیں۔ اس کے بعد سے نہ تو روسی اخبارات میں ان کا کوئی ذکر کیا گیا ہے۔ اور نہ روسی ریڈیو میں ان کے بارہ میں کوئی اطلاع دی گئی ہے۔ ان تمام موقعوں پر جب کہ عموماً ایم وشنسکی کو ہونا چاہیئے تھا۔ ایم گرومیکو نے شرکت کی ہے۔ موجودہ حالت میں یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ چین یا کسی اور روسی دلچسپی کے مرکز کی طرف خاص کام پر گئے ہوں۔ جہاں اہم مسائل کے پیدا ہو جانے کی توقع ہے۔ (استار)

عراق کے ریجنٹ امیر عبداللہ فروری میں پاکستان آئیں گے

بغداد ۲۷ر جون۔ عراق کے ریجنٹ امیر عبداللہ نے گورنر جنرل کی آئندہ فروری میں پاکستان آنے کی دعوت قبول کرلی ہے۔ عراق میں پاکستان کے وزیر مسٹر غضنفر علی خاں نے گورنر جنرل کا ایک ذاتی پیغام ریجنٹ کو پہنچایا ہے۔ جس میں ریجنٹ کی آمد کی توقع پر اظہار مسرت کیا گیا ہے۔ ان کی آمد کو "ایک محبوب بھائی کی تشریف آوری" بتایا گیا ہے۔ (استار)

مشرقی جرمنی میں انتخابات کی تیاریاں

لنڈن ۲۷ر جون۔ اشتراکی سوشلسٹ یونیٹی پارٹی اس بات کی تیاری کر رہی ہے۔ کہ آئندہ انتخابات میں جو جرمنی کے مشرقی منطقے میں ہونے والے ہیں اسکو ۱۹۴۶ء کے انتخابات سے زیادہ ووٹ حاصل ہوں۔ ان انتخابات میں اس کو نصف کے قریب بھی ووٹ نہیں ملے تھے۔ اس کا انتظام انہوں نے پہلے سے کر لیا ہے۔ اس لئے چاہے ووٹروں کا خیال کچھ بھی ہو۔ ان کو سَتّر فی صدی ووٹ ملیں گے۔ کل قومی محاذ کی ایک جماعتی فہرست ہوگی۔ اور پارٹی کی نامزدگی کے لئے تناسب مقرر کر دیا گیا ہے۔ ان فیصلوں کے ماتحت ان دو جماعتوں کو بھی لبرل اور کرسچین سوشلسٹ پارٹی۔ جو اشتراکیوں کے اثر سے آزاد ہیں۔ پندرہ پندرہ فی صدی امیدوار نامزد کرنے کا حق ہوگا۔ اور جو نام یہ جماعتیں پیش کریں گی۔ ان کی منظوری پہلے کل قومی محاذ کو دینی ہوگی۔ (استار)

حیدر آباد سندھ پناہ گزینوں کی مالی کارپوریشن

حیدر آباد (سندھ) ۲۷ر جون۔ پناہ گزینوں کی آباد کاری کی پاکستانی مالی کارپوریشن نے یہاں ایک درزی کی دکان کھولی ہے۔ جس میں ہر درزی کی ایک اپنی مشین ہوگی۔ اس مشین کی قیمت وہ اپنی آمدنی میں سے روزانہ ایک روپیہ کی قسط دیکر ادا کریگا۔ افسر ترقیات اے حمید نے استار کو بتایا۔ کہ یہ قدم واقعی غریب اور ضرورتمند درزیوں کی مدد کرنے کے لئے اٹھایا ہے۔ کیونکہ وہ یکمشت قیمت دے کر مشین حاصل نہیں کر سکتے۔ اس وقت دکان میں ۱۲ مشینیں ہیں۔ اور بعد میں ان کی تعداد میں اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ مسٹر حمید نے بتایا۔ کہ دستکاروں اور فیکٹریوں کے لئے جگہ کی قلت کی وجہ سے کارپوریشن کی ترقی میں بڑی رکاوٹ پیش آرہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ حالات بہتر بنانے کے لئے مہاجر کیمپ میں ان جھونپڑیوں کی جو اس وقت رہائش کے ناقابل ہیں۔ مرمت کے لئے ۵ ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ کیمپ میں سریشی بنانے کی فیکٹری بھی قائم کرنے کی تجویز ہے۔ ان دشواریوں کے باوجود حال ہی میں الاٹ شدہ گوداموں میں کچھ گھریلو صنعتیں شروع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان میں سے دری سازی کی بھی ایک صنعت ہے۔ جو ۵ ہزار روپیہ کے سرمایہ سے شروع کی گئی

۴ ہے۔ اور بہت کامیاب رہی ہے۔ اس لئے کارپوریشن نے اسے مزید دس ہزار روپیہ دینا منظور کر لیا ہے۔ اس صنعت میں ۹۰ خاندانوں کو آباد کیا گیا ہے۔

ریاست گائیکواڑ کی جائیداد فروخت ہوگئی

لنڈن ۲۷ر جون۔ مہاراجہ بڑودہ کی لوری میں ۸۸ ایکڑ جائیداد ہیڈلے گرو ۲۷ ہزار پونڈ میں نیلام ہوئی ہے۔ خریدار کے گماشتوں نے خریدار کا نام بتانے سے انکار کر دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ لنڈن کا ایک تاجر ہے۔ مہاراجہ کے لنڈن کے مکان کی پرائیویٹ طور پر فروخت کے ٹھیکوں کا تبادلہ ہوگیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے مکان کی جو ہائیڈ پارک کے قریب ہے۔ قیمت ساڑھے بائیس ہزار پونڈ ہے۔ (استار)

رہوڈیشیا میں نسلی علاقوں کے قیام کی کوشش

سالسبری (رہوڈیشیا) ۲۷ر جون۔ یہاں یورپینوں کے رہائشی علاقوں میں ہندوستانیوں کے گھس آنے پر عوام میں بڑی شورش پائی جاتی ہے۔ اس مسئلہ پر دو رائیں ہوگئی ہیں۔ ایک کا کہنا ہے۔ کہ رہوڈیشیا کا دارالحکومت جلد ہی "دوسرا ڈربن" بن جائے گا۔ دوسری طرف ان لوگوں پر الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ وہ یونین کے نمونے پر نسلی علاقے قائم کرنا چاہتے ہیں۔

حکومت نے موجودہ یورپین اسپتال کے قریب ایشیائیوں اور سیاہ رنگ کے باشندوں کے لئے ایک چھوٹا سا اسپتال بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ابھی حال ہی میں اس فیصلے کے خلاف ایک احتجاجی جلسہ ہو چکا ہے۔ اجلاس میں اس فیصلے کو نامنظور کر دیا گیا ہے۔ لیکن میئر نے کل آبادی کی خواہشات معلوم کرنے کے لئے ڈاک کے ذریعہ استصواب رائے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایشیائی افریقی اور سیاہ رنگ کے باشندوں کی اسپتال کمیٹی نے عدالت عالیہ سے اپیل کی تھی۔ کہ شہری کونسل کو استصواب رائے کی ممانعت کر دی جائے۔ اس کی یہ اپیل منظور ہوگئی ہے ایشیائیوں کے لئے ایک علیحدہ علاقے کا سوال گذشتہ ہفتہ ایک رکن نے پارلیمنٹ میں اٹھایا تھا۔ اس نے کہا تھا۔ کہ ایشیائیوں کو اپنی پسند کا ایک علاقہ دے دیا جائے۔ جس میں وہ ناگواری کے احساس کے بغیر رہ سکیں۔ موجودہ قانون کے تحت ایشیائی شہری علاقے کے اندر زمین خرید سکتے ہیں۔ لیکن ملحق قصبوں میں جو شہری کونسل کے اختیارات سے باہر ہیں۔ پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ ایک پُرامن تصفیہ حاصل کرنے کے لئے شہری کونسل ایسے خوشگوار علاقے منتخب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جس میں ایشیائی خود رضاکارانہ طور پر اپنے (استار)